روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 8 جولائی 2010ء 25 رجب 1431 ہجری 8 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 144

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعض امور ایسے بھی ہیں کہ وہ انسان کے جسم یا روح کے واسطے مضر ہوتے ہیں خواہ انسان سمجھے یا نہ سمجھے۔ بعض امور ایسے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ان کے واسطے نہ بھی حکم دیتا تو بھی وہ مضر ہی تھے طب جسمانی میں بھی بعض گناہ رکھے گئے ہیں۔ قواعد طب کا علم نہ ہونا عذر نہیں ہوسکتا اس شخص کے واسطے جو خلاف ورزی قواعد طب کرتا ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو ڈاکٹروں اور اطباء سے پوچھ لو۔ یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچی پاکیزگی اور تقویٰ طہارت سے انسان دور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعث دکھ اور رنج ومصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔ اگر بعض امور میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ تو دوسری طرف اکثر حصہ گناہ کا دنیا میں مشترکہ طور سے مسلم ہے۔ جھوٹ، چوری، زنا اور ظلم وغیرہ ایسے امور ہیں کہ تمام مذہب وملت کے لوگ مشترکہ طور سے ان کو گناہ ہی یقین کرتے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جو خدا سے بعید کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کے خلاف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ذاتی تقاضے کے برخلاف اور فطرت انسانی کے واسطے مضر ہیں وہی گناہ ہیں۔ ہر انسان گناہ کو محسوس کرتا ہے دیکھو جب کوئی کسی بے گناہ کو طمانچہ مارتا ہے اور جانتا ہے کہ میرا حق نہیں کہ ایسا کروں۔ وہ آخر ایک وقت جب ٹھنڈے دل سے بیٹھے گا اپنے دل میں خود نادم اور شرمندہ ہوگا اور محسوس کرے گا کہ میں نے بُرا کیا۔ ایک انسان جو کسی بھوکے کو کھانا دیتا ہے۔ پیاسے کو پانی پلاتا ہے، ننگے کو کپڑا پہناتا ہے وہ اپنے اندر ہی اندر ایک قسم کا احساس پاتا ہے کہ میں نے نیکی کی اور اچھا کام کیا۔ انسان کا دل اور کانشنس نور ایمان ہر کام کے وقت اس کو معلوم کرا دیتا ہے کہ آیا اس نے ثواب کیا یا گناہ کیا۔

شیطان کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورت کامیابی قرب الٰہی کا مستحق ہو۔ ان دو قوتوں میں سے ایک قوت نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی طرف بلاتی ہے۔ نیکی کی طرف کھینچنے والی قوت کا نام مَلَک یا فرشتہ ہے اور بدی کی طرف بلانے والی قوت کا نام شیطان ہے یا بالفاظ دیگر یوں سمجھ لو کہ انسان کے ساتھ دو قوتیں کام کرتی ہیں ایک داعی خیر اور دوسری داعی شر۔ اگر کسی کو شیطان اور فرشتہ کا لفظ گراں گذرتا ہے تو یوں سمجھ لے انسان میں دو قوتوں سے تو کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ نے کسی بدی کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے جو کیا خیر ہی خیر کیا ہے۔

دیکھو اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو زنا کا موقعہ ملتا ہے اور اس میں طاقت موجود ہے اور پھر وہ گناہ سے بچتا ہے تو اس کا نام نیکی ہے۔ اگر کسی کو چوری اور ظلم وغیرہ گناہ کے مواقع ملتے ہیں اور پھر وہ اس کے کرنے پر قادر بھی ہو۔ بایں ہمہ وہ ان کا ارتکاب نہ کرے اور اپنے آپ کو بچاوے تو وہ نیکی کرتا ہے۔ گناہ کا موقعہ اور قدرت پا کر گناہ نہ کرنا یہی ثواب اور نیکی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 622)

قربانیوں کا دن

جنگ احد میں مشرکین کے حملہ کی شدت میں کچھ کمی آئی تو رسول کریم ﷺ کو حضرت طلحہؓ نے اپنی پشت پر سوار کیا اور اُحد پہاڑی کے دامن میں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا اس موقع پر رسول ﷺ اللہ نے فرمایا کہ طلحہؓ نے آج جنت واجب کرلی۔ حضرت طلحہؓ کا سارا بدن زخموں سے چھلنی ہوگیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے آپ کے بدن پر ستر سے زیادہ زخم شمار کئے آپ کہا کرتے تھے کہ احد کا دن تو طلحہؓ کا دن تھا۔ خود رسول ﷺ اللہ نے آپ کی جانبازی کو دیکھ کر آپ کو ''طلحۃ الخیر'' کا لقب عطا فرمایا کہ طلحہؓ تو سراسر خیر وبھلائی کا پتلا نکلا اور یہ تو مجسم خیر ہے۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5ص 65، اسد الغابہ جلد 3ص 59)

نظام جماعت اور عہدیداران کی اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فرد جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔ اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بیشک آزاد ہیں اور خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے۔ پس اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے، اگر اپنی (۔) کوششوں کے پھل دیکھنے ہیں؟ اگر اپنے تربیتی معیاروں کو بلند کرنا ہے؟ تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے

باقی صفحہ 8 پر

امتحان کمیشن

جن امیدواروں نے کارکن درجہ اول، کارکن درجہ دوم کیلئے درخواستیں دی ہیں ان کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ 15 ستمبر 2010ء بروز بدھ 9 بجے بیت المبارک ربوہ میں ہو گا۔ فہرست کامیاب امیدواران 18 ستمبر 2010ء کو نظارت دیوان کے باہر آویزاں کر دی جائے گی۔ کامیاب امیدواران کا انٹرویو 20-21 ستمبر 2010ء بوقت 9 بجے نظارت دیوان میں ہو گا۔ امیدواران نوٹ کرلیں اور وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ کے ریجن بسم کی جماعت کوفکرو(Kofikro) میں نو تعمیر شدہ بیت الذکر کی افتتاحی تقریب

آئیوری کوسٹ کے ریجن بسم (Bassam) کی ایک جماعت کوفکرو (Kofikro) میں 26 مارچ 2010ء بروز جمعہ نئی تعمیر شدہ احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔اس نئی احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد 12 جون 2009ء کو رکھا گیا تھا اور جنوری 2010ء کے مہینہ میں اس احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی اور 26 مارچ 2010ء کو اس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔

تقریب کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے تلاوت و نظم کے ساتھ ہوا۔اس کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور بیوت الذکر کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کی۔

افتتاحی تقریب میں ریجن بسم (Bassam) کے علاوہ سنٹرل مشن آبی جان سے بھی ایک 40 رکنی وفد شامل ہوا۔جس میں نیشنل عاملہ کے کچھ ممبر اور نیشنل صدر انصار اللہ، نیشنل صدر خدام الاحمدیہ اور نیشنل صدر لجنہ نے بھی شرکت کی۔

اس تقریب کی ایک خاص بات یہ تھی کہ ہمسائے چرچ کے پادری جو اس بیت الذکر کی تعمیر کے خلاف تھے وہ نہ صرف خود اس افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے بلکہ چرچ کے نمائندہ نے تو سٹیج پر آ کر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا کہ ہم پہلے اس بیت الذکر کی تعمیر کی مخالفت کرتے تھے کہ چرچ کے پہلو میں بیت الذکر ہم کو ڈسٹرب کرے گی۔مگر آپ احمدیوں کا نمونہ مثالی ہے اور دوسروں سے مختلف ہے۔ہم اس بات پر خوش ہیں کہ ہمیں اچھے ہمسائے مل گئے ہیں۔

آخر پر علاقے کی گورنر حکومتی نمائندہ مادام Yeoperi نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو گزشتہ دو سال سے جانتی ہوں یہ لوگ خاموش انسانی خدمت کرنے والے ہیں اور پرامن انسان ہیں اور میرا ہر ممکن تعاون ان کے ساتھ ہے۔آپ گاؤں والے بھی ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔

اس بیت الذکر کا مسقّف حصہ 180.5 مربع میٹر ہے۔اس میں 370 نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔اس کے محراب پر ایک 8 میٹر بلند خوبصورت مینارہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔اس تقریب کے اختتام پر حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔اس تقریب میں کل 1037 مرد وزن اور بچے شامل ہوئے تھے۔خدا تعالیٰ اس بیت الذکر میں نماز پڑھنے والوں کو اپنی عظیم برکات وفضائل سے نوازے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 28 مئی 2010ء)

مکرم عبدالقدوس صاحب گجر مربی سلسلہ بینن

بینن میں اگوبائی (Agobai) کے مقام پر بیت الذکر کا افتتاح

اگوبائی کی جماعت کیتوا Ketou شہر سے 7 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ بوہینکو (Bohinco) ریجن کا حصہ ہے۔یہاں کی لوکل جماعت کے اصرار پر جب جماعت نے اس جگہ بیت الذکر بنانے کا فیصلہ کیا تو اس بیت الذکر کی تعمیر میں چھت میں استعمال ہونے والی تمام لکڑی، پانی اور بھرتی لوکل جماعت نے اپنی طرف سے فراہم کرنے کو کہا۔پھر کچھ ہی عرصہ میں الحمدللہ اس بیت الذکر کی تعمیر ہوئی جس کا افتتاح 19/مارچ 2010ء جمعہ کے روز بخیر وعافیت تکمیل پایا جس میں کیتو، الیکی مو، ایڈوگو، گاؤں اور بوہینکو شہر سے نمائندگی میں وفد آئے۔

افتتاح چونکہ جمعۃ المبارک کے روز تھا اس لئے افتتاح نماز جمعہ کی ادائیگی سے کیا گیا۔محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے جمعہ کی نداء کے بعد خطبہ جمعہ پڑھایا جس میں انہوں نے بیان کیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی خدا کی عبادت کرنا ہے۔اور آخرت میں بھی اسی کے متعلق پہلا سوال کیا جائے گا۔آپ نے قرآن وحدیث کے حوالہ سے بیت الذکر کی تعمیر اور نماز باجماعت کی اہمیت کو بیان کیا اور احباب کو عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔

جمعہ کی نماز کے معاً بعد افتتاحی تقریب کے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔جس میں قرآن پاک کی تلاوت وترجمہ کے بعد لوکل خادم نے قصیدہ حضرت مسیح موعود یا عین فیض اللہ کے چند اشعار پڑھے۔بعد ازاں محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے اپنی تقریر میں بیوت الذکر کے قیام کی اغراض ومقاصد بیان کیں نیز انہوں نے کہا کہ جماعتی بیوت الذکر کا مقصد قرون اولیٰ کی بیوت الذکر کی طرح خدائے واحد کی عبادت کے ساتھ ساتھ امن وسلامتی کے پیغام کو عام کرنا ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لئے یہ بیوت الذکر تعمیر کی گئی ہے۔

اس پروگرام میں گاؤں کے چیف نے بھی شرکت کی اور لوگوں کو امیر صاحب کی تقریر میں بیان کی گئی باتوں پر عمل کرنے کی تاکید کی۔اس کے علاوہ ایک اور دوست ابراہیم فیردنا صاحب جو کہ کارڈینل کے بھائی ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہاں آنے کی دعوت دی گئی ہے۔میں خوش ہوں اور حیران بھی ہوں کہ میں نے ایسی باپردہ عورتیں کبھی نہیں دیکھیں جیسی اس جماعت کی عورتیں ہیں۔میں پہلے عیسائیوں کے کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اور اپنی کانتی فیملی کا سیکرٹری بھی ہوں اب میں احمدی ہوں اور ہم چار لوگ اپنی فیملی کے احمدی ہیں۔میں احمدیت قبول کر کے ضائع نہیں ہوا۔دین ہی اصل مذہب ہے اور لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہ کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔پہلے ہم مومنوں میں شادی نہیں کرتے تھے مگر اب ہمارے خاندان کی تین لڑکیوں کی شادی مومن گھروں میں ہوئی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ تم جو یہاں موجود ہو تم بہتر ہو۔دوسرے تمہارے پاس آنا چاہتے ہیں مگر ان کے درمیان شرم کا پردہ حائل ہے۔انہیں بھی دین حق قبول کرنا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور دین حق کی طرف آئیں گے۔دین حق کو مت چھوڑیں اس جیسا مذہب دنیا میں اور کوئی نہیں، ہمیشہ اس سے تربیت حاصل کرتے رہیں اور مخلص ہو جائیں، قرآن میں تورات اور انجیل کی ہی تعلیمات ہیں۔پھر آخر میں انہوں نے دوبارہ شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی دعا کے بعد کھانا تقسیم کیا گیا۔اس تقریب میں تقریباً 300 سو افراد نے شرکت کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 مئی 2010ء)

❁❁❁❁❁❁❁

قافلہ لاہور کا

دل خراش و دل گرفتہ سانحہ لاہور کا
بھولنے والا نہیں ہے حادثہ لاہور کا

منزلِ مقصود کے آثار آتے ہیں نظر
دیکھنا! رکنے نہ پائے قافلہ لاہور کا

موت کی پگڈنڈیوں پر، پھسلنوں کے درمیاں
سرفروشی کا ہے رستہ، راستہ لاہور کا

مرنے والے تھے سبھی میرے جگر گوشے، عزیز
آشنا تھا یا کوئی ناآشنا لاہور کا

موت کی وادی میں اکثر رات کے پچھلے پہر
مدتوں سے جاگنے کا مشغلہ لاہور کا

خون کی سرخی میں بھی چہرے نظر آتے ہیں صاف
کس قدر شفاف تر ہے آئینہ لاہور کا

تعزیت کے فون آتے ہیں ابھی ہر ملک سے
ساری دنیا میں ہے پھیلا سلسلہ لاہور کا

عبدالکریم قدسیؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

تبرکات .... محترم مولانا غلام باری سیف صاحب

تیرہ صحابہ رسولؐ جنہیں حواری کا خطاب ملا

عقبہ کے مقام پر جاں نثاروں کا عہد اور اس کی پاسداری کی مثال

خدا کے برگزیدہ انسانوں میں سب سے افضل انسان مکہ کی بستی میں آمنہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے جن کا نام محمد (ﷺ) تھا۔ ان سے بہتر اور افضل نبی نہ دنیا نے دیکھا نہ دیکھے گی اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو آپ کی قبولیت کی توفیق عطا فرمائی یا جاں نثار آپ کو ملے ان کی نظیر کسی نبی کے حواریوں میں نہیں ملتی یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے فیض تربیت نے جو انسان پیدا کئے۔ وہ بے مثال اور بے نظیر تھے۔ آپ پر ایمان لانے والا ہر صحابی خدا کی ایک برہان تھا وہ خدا کی ایک تقدیر تھا۔ اپنے بعض صحابہ کو آپ نے نام لے کر جنت کی بشارت دی اور یہ دس خوش قسمت تھے جن کو عشرہ مبشرہ کہا گیا ہے۔ بدر کے معرکہ میں شامل ہونے والوں کو بھی مجموعی طور پر خدا کی مغفرت کے مستحق قرار دیا۔ لیکن آج کی صحبت میں میں ان تیرہ فدائیوں کا ذکر کروں گا۔ جن میں سے بارہ کو ایک موقعہ پر آپ نے حواری قرار دیا اور ایک کو جنگ احزاب کے موقعہ پر حواری کا خطاب دیا۔

تیرہ سن نبوی کا واقعہ ہے۔ مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک گھاٹی میں ستر کے قریب جاں نثار جمع ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا جب مکہ والوں کی چیرہ دستی عروج پر تھی۔ خدا کے برگزیدہ رسول طائف کا سفر کر چکے تھے۔ مکہ اور اس کے ماحول کے قبائل کو فرداً فرداً خدا کا پیغام پہنچا چکے تھے۔ حج کے موقعہ پر مدینہ سے سینکڑوں افراد مکہ آئے ہوئے تھے رات کی تاریکی میں مشورہ کے بعد ایک گھاٹی میں یہ لوگ جمع ہوئے۔ ایک سال پہلے بھی یہاں بارہ افراد جمع ہوئے تھے اور اب خدائی تقدیر اور مصعب بن عمیر کی تبلیغ کے نتیجہ میں یثرب کے ہر گھر میں اسلام کا چرچا ہو رہا تھا۔

ان میں سے ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے مشرک ساتھیوں سے رات کی تاریکی میں بھٹ تیتر کی طرح کھسک کر وہاں اکٹھے ہوتے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ عباس بھی آئے جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے پہلے حضرت عباس نے یثرب کے لوگوں کو مخاطب کیا اور بتلایا کہ اب آنحضرت ﷺ کا ارادہ اپنے وطن کو چھوڑ کر تمہارے پاس جانے کا ہے۔ لیکن اس کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کے نتائج پر غور کر لو پھر براء بن معرورؓ کی درخواست پر رسول اللہؐ نے اہل یثرب کو مخاطب فرمایا۔ مختصر سی تقریر تلاوت آیات کے بعد فرمائی اور فرمایا میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو۔ اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ بھی معاملہ کرو براء بن معرورؓ نے آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یا رسول اللہ ہم خدا کی قسم اپنی جانوں کی طرح آپ کی حفاظت کریں گے۔ ہم تلواروں کے سایہ میں پل کر جواں ہوئے ہیں۔

ابھی براء بن معرورؓ رسول اللہؐ سے بات کر رہے تھے کہ ابوالھیثم نے بات کاٹ کر کہا یا رسول اللہ ہمارے یہود سے پرانے تعلقات ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جب ان سے ہمارے تعلقات اس وجہ سے منقطع ہو جائیں۔ تو آپ ہم کو چھوڑ کر پھر مکہ آ جائیں اور ہم کہیں کے بھی نہ رہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ میرا جینا اور مرنا پھر تمہارے ساتھ ہوگا۔

(ابن ہشام جلد 1 ص 302)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس موقعہ پر عباس بن عبادۃ انصاری نے کہا اے خزرج کے گروہ جانتے ہو کس امر پر بیعت کر رہے ہو اس امر پر بیعت کر رہے ہو کہ احمر و اسود سے رسول خدا کی خاطر جنگ مول لینا پڑی تو پیچھے نہ ہٹو گے مال قربان کرنے پڑے تو کرو گے۔ جانیں دینی پڑیں تو دو گے۔ اگر اس کے لئے تیار ہو تو بیعت کرو۔ ان جاں نثاروں نے کہا ٹھیک ہے ہم نے سب کچھ سوچ سمجھ لیا ہے اور پھر رسول مقبول ﷺ سے عرض کی کہ اگر ہم نے عہد کو نبھایا تو ہمیں کیا ملے گا۔ حضور نے فرمایا جنت۔ انہوں نے کہا درست ہے۔ ہاتھ بڑھائیے، چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

کعب بن مالکؓ جو جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے اور اس بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے اور اس پر فخر کیا کرتے تھے اور یہ فخر بجا تھا۔ کیونکہ یہ پہلا ذمہ داری کا سنگین اقرار تھا۔ یہ اسلام پر مر مٹنے کا پہلا اقرار تھا۔ جو سطح اراضی پر کیا گیا تھا راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضور نے فرمایا۔ اب اپنے میں سے بارہ نقیب چنو۔ جو مدینہ میں تمہارے نگران اور محافظ ہوں گے۔

جس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارہ نقیب چنے تھے۔ (ابن ہشام جلد 1 ص 302)

اور ایک روایت میں ہے۔

کہ تم اپنی قوم میں تربیت کے ذمہ دار ہو۔ جس طرح کہ عیسیٰ کے حواری ذمہ دار تھے اور میں ساری قوم کا ذمہ دار ہوں۔ (ابن ہشام جلد 1 ص 375)

چنانچہ حضور نے ذیل کے بارہ نقیب کفیل یا حواری مقرر فرمائے۔ نو خزرج قبیلہ میں سے اور تین اوس میں سے۔

1۔ حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہؓ خزرجی

یہ خزرج کی شاخ بنو نجار میں سے تھے۔ کعب بن مالک کے بیٹے روایت کرتے ہیں۔

جب میرے ابا آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے تو میں ان کو لے کر مسجد میں جاتا۔ تو جب جمعہ کی اذان ہوتی۔ میرے باپ کعب ابوامامہ کے لئے دعا مانگنے لگ جاتے۔ میں نے ایک دن پوچھا تو بتایا کہ ابوامامہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہمیں مدینہ میں نماز جمعہ کے لئے جمع کیا تھا اور پہلے جمعہ میں ہماری تعداد 40 کے قریب تھی۔ اپنے خالہ زاد بھائی سعد بن معاذ کے گھر جمعہ کی نماز کروائی تھی۔ ہجرت کے جلد بعد ہی یہ فوت ہو گئے تھے۔

2۔ حضرت اسید بن حضیرؓ

مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے تھے۔ ان کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ میں نیزا پکڑا ہوا تھا۔ (مصعب بن عمیر کو آنحضرت ﷺ نے عقبہ سے ایک سال پہلے مدینہ میں قرآن مجید پڑھانے کے لئے بھجوایا تھا) مصعب بن عمیر نے کہا بیٹھ کر بات تو سن لیں۔ اگر پسند ہو تو قبول کر لیں۔ ورنہ آپ کی مرضی چنانچہ انہوں نے نیزا گاڑ دیا اور مصعب بن عمیر کی تبلیغ کام کر گئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ انصار کے ان آدمیوں میں سے یہ ایک تھے۔ جو اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔ بدر میں بھی شریک ہوئے اور اس کے بعد کے غزوات میں 20ھ میں حضرت عمر کے عہد خلافت میں فوت ہوئے اور بقیع میں دفن ہوئے۔ (قبیلہ اوس کے خاندان بنو اشہل میں سے تھے)

3۔ حضرت سعد بن ربیعؓ

قبیلہ خزرج میں سے تھے۔ عبدالرحمان بن عوف مہاجر کے بھائی بنائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا بھائی میری دو بیویاں ہیں۔ جس کو کہو طلاق دے دوں۔ عدت کے بعد تم اس سے نکاح کر لو۔ آدھی جائیداد میری آدھی تمہاری۔ احد میں شہید ہوئے تو زندگی کے آخری لمحات میں یہ پیغام دیا کہ حضور ﷺ کو سلام کہنا اور عرض کرنا کہ نبیوں کے متبعین کی وجہ سے نبیوں کو جو ثواب ملتا ہے۔ اللہ آپ کی آنکھ اس بارہ میں تمام انبیاء سے زیادہ ٹھنڈی کرے اور میری قوم سے کہنا محمد رسول اللہ ﷺ خدا کی امانت ہیں جب تک ہم جئے ہم نے اس کی حفاظت کی۔ اب یہ امانت تمہارے ہاتھوں میں دیئے جاتے ہیں۔ یاد رکھنا اگر تمہارے جیتے جی اسے کوئی گزند پہنچا۔ تو اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی جواب مسموع نہ ہوگا۔

4۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ

خزرج قبیلہ میں سے تھے نہایت عمدہ شاعر تھے۔ بدر، احد، خندق میں شریک تھے۔ جنگ موتہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے جعفر بن ابی طالب کی شہادت کی صورت میں انہیں امیر لشکر بنایا تھا۔ جب انہوں نے اسلامی جھنڈا ہاتھ میں لیا۔ تو دونوں ہاتھ کٹ گئے۔ پھر بھی جھنڈا نہ گرنے دیا جھنڈے کو سینے سے کٹے ہوئے ہاتھوں سے تھامے رکھا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

5۔ حضرت رافع بن مالکؓ

خزرج قبیلہ میں سے تھے۔ جنگ احد میں شہادت پائی۔

6۔ حضرت براء بن معرورؓ

خزرج کی شاخ بنو مسلم میں سے تھے۔ بیعت العقبہ میں ان کا ذکر اور مکالمہ درج ہو چکا ہے۔ ہجرت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔

7۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ

خزرجی تھے۔ یہ بھی بنو مسلم سے تھے۔ احد کے میدان میں شہادت کا درجہ پایا۔ ان کے متعلق بھی حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کہا کہ عبداللہ جو مانگنا ہے مانگ لے؟ تو عبداللہ بن عمرو نے کہا تھا۔ خالق کائنات ایک ہی خواہش ہے۔ پھر زندہ کر تا تیری راہ میں کام آؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں پھر تیری راہ میں شہادت نصیب ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اس دنیا سے آ کر پھر وہاں واپس کوئی نہیں جا سکتا۔

8۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ

قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عوف سے تھے ان سے بہت کثرت سے احادیث مروی ہیں۔ اہل علم و فضل میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ابوالولید کنیت تھی۔ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شام کے قاضی اور معلم مقرر ہوئے۔ حمص میں قیام فرمایا۔ پھر فلسطین چلے گئے۔ 34ھ میں 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔

9۔ حضرت منذر بن عمروؓ

خزرج کی شاخ بنو ساعدہ میں سے تھے۔ کنیت ابن خنیس تھی۔ بیئر معونہ میں شہید ہوئے جبکہ ستر قاری شہید کئے گئے تھے۔ دھوکہ سے ظالموں نے ان کو شہید کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقعہ پر ایک ماہ تک رعل اور ذکوان قبیلہ کے لئے بددعا کی تھی۔ رسول نے فرمایا یہ وہ خوش نصیب تھے جن سے خدا راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے۔

10۔ حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہانؓ

بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے ان کے گھر ایک بار رسول اللہؐ بعض صحابہؓ کی معیت میں تشریف لے گئے تھے۔ یہ باہر پانی لینے گئے ہوئے تھے۔ آئے

تو رسول اللہؐ سے لپٹ کر بلائیں لینے لگ گئے۔ انہوں نے جلدی سے بکری ذبح کی اور ضیافت کی۔ حضور نے کھانا کھایا ٹھنڈا پانی پیا اور فرمایا۔ یہی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھے جاؤ گے۔

(ترمذی ابواب الزھد)

اللہ نے ان کو بڑی فراخ دلی دی ہوئی تھی۔

11۔حضرت سعد بن خیثمؓ

قبیلہ اوس کے خاندان بنو حارثہ میں سے تھے۔ بدر میں شہادت کا رتبہ پایا۔ ان کے والد کا کہنا تھا کہ میں بدر کے لئے جاؤں گا۔ تم گھر ٹھہرو تمہیں اس کے بعد بہت مواقع مل سکیں گے۔ میں بوڑھا ہوں۔ قرعہ اندازی کی گئی۔ تو سعد کو یہ موقعہ نصیب ہوا اور خدا کی رحمت کی آغوش میں چلے گئے۔

12۔حضرت سعد بن عبادہؓ

خزرج کے سردار تھے۔ رسول اللہؐ کی وفات پر ان کا نام بھی خلافت کے لئے پیش ہوا تھا۔ ممتاز ترین صحابہ میں سے تھے۔ ابوثابت کنیت تھی۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں حوران میں فوت ہوئے۔

13۔حضرت زبیر بن العوامؓ

ایک اور صحابہ جن کو حواری کا خطاب ملا تھا۔ وہ حضرت زبیر بن العوام تھے۔ جو آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد تھے۔ بعد میں ہم زلف بھی بنے۔ حضرت عائشہ کی بہن اسماء ان کے عقد میں آئیں۔ انتہائی شجاع انسان تھے۔ جنگ احزاب کے موقعہ پر جس رات تیز بارش اور آندھی آئی اور کفار کی آگ بجھ گئی۔ تو انہوں نے بدشگونی لی۔ خدائی تدبیر و تقدیر کے ماتحت تمام لشکر کفار پراگندہ ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کی اطلاع دی اور رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں سخت سردی کی وجہ سے آواز نہ نکلتی تھی۔ حضرت زبیر نے رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا اور رسول اللہؐ کے ارشاد پر میدان جنگ کا جائزہ لے کر حالات عرض کئے۔ اس موقعہ پر رسول اللہؐ نے فرمایا

کہ ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ (بخاری کتاب المنازل)

اور یہی زبیر ہیں جن کے معرکے بدر اور جنگ یرموک میں ناقابل فراموش ہیں۔

یہ تیرہ وہ خوش قسمت اصحاب محمد ﷺ ہیں جنہیں حواری رسول اللہؐ نے قرار دیا۔ جنہوں نے وہ عہد سچ کر دکھایا جو خدا سے کیا تھا حضرت ابو طالب کے اس شعر کی کیا عملی تشریح ان حواریوں نے پیش کی۔

کہ ہم تو محمد مصطفےٰ ﷺ کو کبھی دشمن کے سپرد نہ کریں گے۔ ہم اس کے اردگرد قربان ہو جائیں گے۔ اور بیوی بچوں کو بھول جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 21 دسمبر 1969ء)

ہومیو ڈاکٹر مقبول احمد صدیقی صاحب

میرے خالو جان مکرم نذیر احمد جنجوعہ صاحب کی یادیں

میرے محترم خالو نذیر احمد صاحب جنجوعہ آف سیالکوٹ آپ اپنی بیگم اور تمام بچوں، پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے ہمراہ امریکہ شفٹ ہو چکے تھے۔ مورخہ 18 مارچ 2010ء کو وطن سیالکوٹ کی محبت میں اپنے گھر کی گلیوں کو دیکھنے آئے تھے صرف ایک رات ہی سیالکوٹ گزاری تھی کہ اگلے روز 19 مارچ کو اچانک ہارٹ اٹیک ہو جانے سے ان کی وفات ہوگئی۔

آپ یکم جنوری 1936ء کو جموں کشمیر میں پیدا ہوئے۔ تقسیم پاکستان کے بعد سیالکوٹ شفٹ ہو گئے۔ آپ نے مختلف قسم کے چھوٹے کاروبار کئے اور آہستہ آہستہ ایک بڑے کامیاب کاروباری بن کر ابھرے دنیاوی مصروفیات کے باوجود آپ کا جماعت سے بے حد اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ اس اخلاص اور محبت کے اظہار کو الفاظ میں بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں آپ کے گھر کے در و دیوار اس کی گواہی دیتے تھے حضرت مسیح موعود کی بڑی تصویر اور خلفاء احمدیت کی تصاویر دیواروں پر لگی ہوئی نیز الماریوں میں روحانی خزائن اور ملفوظات کے مکمل سیٹ اور دیگر کتب اس کی گواہی دیتے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم ندیم احمد جنجوعہ صاحب 18 سال تک مسلسل صدر حلقہ پورن نگر سیالکوٹ رہے۔

احمدیہ بیت الحمد پورن نگر کے دروازے کے عین سامنے آپ کا گھر تھا۔ خالو جان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ تمام نمازیں باقاعدگی سے اور باجماعت ادا کرتے تھے نہ صرف یہ بلکہ بچوں کو بھی اس کی سختی سے تلقین کرتے تھے۔ جو بھی آپ کے ساتھ رہتا اسے آپ کی نمازوں اور عبادات سے رغبت کی جھلک نظر آ جاتی ایک بار آپ لاہور کسی رشتہ دار کی شادی میں گئے، واپسی پر ہمارے گھر آئے تو خوب غصے میں تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ شادی والوں نے نماز کا کوئی اہتمام نہیں کیا تھا۔

2006ء میں آپ نے اپنی بیگم اور بڑے بیٹے مکرم عزیز احمد جنجوعہ صاحب اور ان کی فیملی کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی عزیز بھائی جان کہتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ہم جوان تھے اور ابو جان بڑی عمر کے مگر وہ اس قدر جوش اور رغبت سے حج اور اس کے تمام ارکان ادا کرتے کہ ہمیں حیرانی ہوتی خوب ولولے اور جوش سے بڑھ بڑھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے نوافل ادا کرتے ہم تھک جاتے مگر انہیں تھکاوٹ محسوس نہ ہوتی۔

خالو جان کی عادت یہی نہیں تھی کہ نماز اور عبادات کا اہتمام کرتے تھے بلکہ وہ اپنی اولاد کو بھی سختی سے اس پر کاربند کرتے اور یہی خوبی ان کے بچوں میں بھی نظر آتی ہے خالو جان کی وفات پر ان کا سب سے چھوٹا بیٹا نوید احمد جنجوعہ لندن سے لاہور ایئرپورٹ پر آیا۔ ایئرپورٹ پر میں ابو جان کے ہمراہ انہیں لینے گیا تو نوید سے ملاقات ہوئی میں نے فوراً اسے کسی لاری اڈے پر چھوڑنا تھا تاکہ وہ جلد از جلد سیالکوٹ پہنچ سکے جمعہ کا دن تھا نوید نے کہا کہ مجھے فوراً ایسی کوچ یا بس پر سوار کروانا کہ جمعہ سے پہلے پہلے میں سیالکوٹ پہنچ جاؤں۔ راستہ میں پھر تاکید کی کہ میں نے بہرحال جمعہ پڑھنا ہے جمعہ ضائع نہ ہونے پائے۔

اسی طرح خالو جان کی وفات پر تدفین کے بعد مجھے اپنے والدین، بھائی اور دیگر رشتہ داروں کے ہمراہ ایک رات سیالکوٹ ٹھہرنا پڑا، ہمارے ساتھ ہی خالو جان کے بیٹے عزیز احمد جنجوعہ صاحب اور ندیم احمد جنجوعہ صاحب بھی سو گئے میں نے دیکھا کہ صبح عین فجر کی نداء کے وقت دونوں بھائی نہ صرف خود اٹھ چکے تھے بلکہ دیگر رشتہ داروں کو بھی جگا رہے تھے اور سفر میں ہونے کے باوجود دونوں کے پاس اپنی اپنی ٹوپیاں بھی موجود تھیں۔ یہ حسین اور بیان کرنے کے لائق عادت میں سمجھتا ہوں انہیں اپنے والد مکرم نذیر احمد جنجوعہ صاحب سے ہی وراثت میں ملی تھی۔

خالو جان کو خلفاء احمدیت سے بہت محبت تھی مجھے یاد ہے کہ 1982ء سے قبل کے ربوہ کے جلسہ سالانہ میں آپ ہر سال ہمارے گھر واقع دارالرحمت غربی ربوہ تشریف لاتے اور خوب رغبت اور اہتمام سے جلسہ میں شرکت کرتے اور جلسہ میں نعرے بھی لگاتے۔ 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان تشریف لائے تو آپ اپنی بیگم محترمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ کے ہمراہ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اپنی وفات سے چند دن قبل جب اپنے بیٹے نوید احمد جنجوعہ صاحب کو ملنے لندن گئے تو خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے نماز ادا کرنے گئے اور پھر آ کر سب کے سامنے خوب خوشی کا اظہار کیا کہ خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔ ایک خوبی جو خاص طور پر خالو جان میں پائی جاتی تھی کہ آپ جمعہ کے دن سفر کرنا پسند نہ کرتے تھے اور جمعہ کی نماز خاص اہتمام سے ادا کرتے تھے۔

خالو جان اللہ کی راہ میں بہت خرچ کرنے والے وجود تھے آپ سیکرٹری مال سے دریافت کرتے بتاؤ سب سے زیادہ چندے کا وعدہ کس کا ہے اس سے زیادہ میرا وعدہ لکھو۔ اسی طرح کبوتراں والی، پورن نگر اور کینٹ کی بیوت الذکر کی تزئین و آرائش اور دیگر اخراجات کے لئے آپ نے خطیر رقوم دیں۔ سیالکوٹ احمدیہ قبرستان کے لئے بھی آپ نے خطیر رقم عطیہ کی اور جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے کئی بیوہ عورتیں تھیں جن کی ہر ماہ باقاعدگی سے آپ مالی امداد کیا کرتے تھے۔ مختلف رشتہ داروں کی بھی مالی مدد کرتے تھے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ''تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا ہے'' اس حدیث کے موافق آپ کا اپنی بیگم صاحبہ (میری خالہ بشریٰ مبارکہ) سے بہت محبت کا تعلق تھا۔ یہ تقریباً 50 سالہ رفاقت کا زمانہ آپ نے بڑی وفاداری اور محبت سے گزارا، اکثر سیر و تفریح میں اور سفروں میں اپنی بیگم کو ساتھ رکھتے اسی طرح اپنے بھائیوں منیر احمد صاحب جنجوعہ اور شریف احمد صاحب جنجوعہ اور بہن مکرمہ محمودہ صدیقی صاحبہ کے ساتھ بھی بہت گہرا محبت کا اور مثالی تعلق تھا۔ اپنی بہن محمودہ صدیقی کی بیٹی کی شادی پر بطور خاص امریکہ سے سیالکوٹ تشریف لائے۔

خالو جان کا اپنی بیگم کی بہنوں اور ان کے گھر والوں سے بھی خوب محبت کا تعلق تھا۔ میرے بھائی مکرم شکیل احمد صدیقی صاحب مرحوم مربی سلسلہ برکینا فاسو سے خوب محبت تھی ان سے کافی دینی گفتگو کرتے اور خوب مسائل پوچھتے۔

خالو جان کامیاب کاروباری تو تھے ہی تاہم تعلقات بنانے اور جوڑنے کے بھی خوب ماہر تھے آپ نے اپنے چھ بچوں میں سے چار بچوں کی شادیاں خاندان میں ہی کر کے رشتہ داروں سے تعلقات کو مزید رشتہ داریوں اور محبتوں میں باندھ ڈالا۔

آپ بہت صحت مند اور چست آدمی تھے آپ نے 12 سالوں میں 16 دفعہ پاکستان سے امریکہ سفر کئے آپ نے یورپ بھی دیکھا اور امریکہ بھی تاہم دین کے پہلو کو بھی ساتھ ساتھ رکھا مقدس شہروں مکہ اور مدینہ کی زیارت بھی کی۔ اس کے علاوہ قادیان اور ربوہ بھی گئے اور اب کچھ سال سے اپنے بچوں کے ساتھ لاس اینجلس امریکہ میں مقیم تھے۔

امریکہ میں باوجود اس کے کہ تمام بچے رہتے تھے صرف ایک بیٹا مع فیملی لندن میں رہتا تھا اس سب کچھ کے باوجود آپ کا دل اپنے وطن سیالکوٹ میں ہی لگتا تھا جہاں آپ نے اپنی عمر کے تقریباً 50 سال گزارے تھے۔ آپ اپنے بچوں سے کہتے تھے کہ میں سیالکوٹ ہی جانا اور رہنا چاہتا ہوں۔ وفات سے چند دن قبل اپنے بچوں کو کہا کہ دیکھنا اب میں سیالکوٹ جا رہا ہوں اور اب واپس نہ آؤں گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔

خالو جان نے اگرچہ بہت جائیداد چھوڑی مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جماعت اور خلافت سے محبت کرنے والی نیک اولاد چھوڑی ہے یہی ان کی حقیقی جائیداد ہے اور یہی وہ جائیداد ہے جو درحقیقت خالو جان کی بخشش اور درجات میں معاون ثابت ہو گی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

جب سورج طلوع ہوتا ہے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں

اس دنیا میں دو نظام پائے جاتے ہیں۔ ایک روحانی دوسرا جسمانی اور دونوں نظام ساتھ ساتھ کام کر رہے ہیں۔ کتنا اہم نکتہ حضرت مسیح موعود نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔

روحانی نظام سے مراد ایسا نظام ہے۔ جو روح کی نشوونما اور روح کو سکینت اور آرام پہنچاتا ہے۔ مثلاً جب انسان گناہ کرتا ہے اور خدا کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے تو اگر فطرت مسخ نہ ہو تو روح پر اس کا اثر ہوتا ہے اور انسان غم محسوس کرتا ہے۔ بلکہ چور بھی چوری کے بعد بے چینی محسوس کرتا ہے اور دل کے اوپر اس کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسکین ملتی ہے۔ یعنی کہ جب تم غم محسوس کرو تو خدا کا ذکر کرنے لگ جاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو تمہارا غم دور ہو جائے گا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ روح کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے اور خدا کے ذکر سے روح نشوونما پاتی ہے اور تسکین پاتی ہے۔ جس کا اثر جسم پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ یعنی روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں اور روح کے لئے جسم ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ راضی خوشی پھر میرے بندوں میں داخل ہو جا یعنی میری اطاعت کر۔ اگر تو ایسا کرے گا تو خدا تعالیٰ تجھے اپنی جنت میں داخل کرے گا اور پھر روح کی ترقی، نشوونما انبیاء، خلفاء کی بعثت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ وہی انسان کو اللہ کے ذکر، عبادت کی طرف متوجہ کرتے رہتے ہیں۔

جسمانی نظام سے مراد وہ نظام ہے۔ جو جسم کی نشوونما کے لئے ہے۔ مثلاً اس کائنات میں جسم کی نشوونما کے لئے خدا تعالیٰ نے اجناس، پھل، سبزیاں، گوشت وغیرہ پیدا کی ہیں۔ جن کو استعمال کرکے انسان جسم کی نشوونما کرتا ہے۔ بیماری کی صورت میں دوائیاں وغیرہ استعمال کرتا ہے۔ جو جڑی بوٹیوں وغیرہ سے بنائی جاتی ہیں اور خدا کے حکم سے شفا پاتا ہے۔

جسمانی نظام کی افزائش کے لئے سب سے اہم کام سورج کا ہے۔ چاند ستاروں کا ہے۔ سورج سے ہی اجناس، سبزیاں پھل وغیرہ اگتے اور پکتے ہیں۔ جن کو انسان استعمال کرتا ہے اور جسم کی نشوونما کرتا ہے اور پھر سورج، چاند، ستارے انسانی زندگی پر کسی نہ کسی طرح اثر انداز ہو رہے ہیں اور راہنمائی بھی کر رہے ہیں۔ دن کے وقت سورج کی روشنی سے انسان آسانی سے اپنا راستہ ڈھونڈ لیتا ہے اور رات کو چاند اور ستاروں کی مدد سے اپنا راستہ ڈھونڈ لیتا ہے اور منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

پس جسم کی نشوونما کے لئے اللہ تعالیٰ نے جسمانی نظام قائم فرمایا۔ جس میں سورج، چاند، ستاروں کا اہم کردار ہے۔

اسی طرح روحانی نظام میں روح کی نشوونما کے لئے ایک روحانی سورج بھی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ''سراجاً منیرا'' کہا ہے۔ یعنی چمکتا ہوا سورج، چمکتا ہوا سورج اس لئے کہا کہ مادی سورج تو ایک وقت تک آتا ہے اور پھر غروب ہو جاتا ہے اور انسان اندھیرے میں چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ روحانی سورج (سراجاً منیرا) ہمیشہ کے لئے چمکتا رہے گا اور کبھی بھی کسی وقت غروب نہیں ہوگا۔ پس انسان چاہے تو ہمہ وقت اس کی روشنی سے فیض حاصل کرتا رہے اور قیامت تک کرتا رہے۔ سراجاً منیرا کہنے میں یہی بھید ہے اور خدا تعالیٰ نے کیسے پیارے اور بہترین الفاظ آپ کے بارہ میں بیان فرمائے ہیں۔ جس کا ذکر سورہ عصر میں یوں بیان ہوا ہے۔

''قسم ہے۔ عصر کی (زمانہ کی) یقیناً انسان گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے ....

اللہ تعالیٰ نے زمانہ (عصر) کو شہادت کے طور پر پیش کیا ہے اور زمانہ کا تعلق سورج سے ہے۔ یعنی سورج چڑھتا ہے۔ پھر غروب ہوتا ہے۔ ایسے ہی زمانہ کا تعین ہوتا ہے۔ عصر کا تعلق بھی سورج سے ہے۔ یعنی جب سورج ڈھل جاتا ہے۔ تب عصر کا وقت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں پر زمانہ کو شہادت کے طور پر پیش کیا ہے۔ یعنی سورج سے انسان کو زندگی ملتی ہے۔ اگر ہری بھری گھاس کے اوپر اینٹ رکھ دی جائے۔ تو ہفتہ بعد اینٹ اٹھا کر دیکھیں گے تو وہی گھاس پیلی زرد ہو چکی ہو گی۔ یعنی مر چکی ہو گی۔ پھر اگر کھلی دھوپ میں چھوڑ دیں گے تو وہ آہستہ آہستہ ہری بھری ہونی شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح سورج کی روشنی بھی انسانی، حیوانی، نباتاتی زندگی پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ بالکل اسی طرح روحانی سورج (سراجاً منیرا) جو کبھی غروب نہیں ہوتا وہ بھی انسانی روحانی، نباتاتی اور حیوانی زندگی پر انداز ہو رہا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی سے ہمیں پتہ چلتا ہے اور اس روحانی سورج کی روشنی سے بھی فائدہ اٹھانے والے روحانی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ جس کو خدا تعالیٰ نے شہادت کے طور پر پیش فرمایا ہے اور آگے فرمایا کہ صرف روشنی ہی آپ کو فائدہ نہیں پہنچائے گی اور روحانی زندگی کو دوام نہیں بخشے گی بلکہ زندگی کو دوام بخشنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ عملوا الصلحات پر عمل کریں۔ تب آپ کی روحانی زندگی قائم و دائم رہے گی۔ نشوونما بھی پائے گی اور آپ کو سکون قلب نصیب ہوگا اور اس دنیا میں اور اس دنیا میں بھی جنت نصیب ہوگی لیکن اس سراج منیر سے روشنی حاصل کرو گے تب ورنہ گھاٹے میں رہو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے اس لئے کہ تمہیں زندہ کرے۔

جس طرح مادی سورج سے مادی چاند اور ستارے روشنی حاصل کرتے ہیں اور پھر روشن ہوتے ہیں اور راستہ دکھاتے اور راہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح روحانی سورج سے بھی چاند، ستارے (مجددین، ائمہ کرام) روشنی حاصل کرتے ہیں۔ روشن ہوتے اور آگے روشنی پھیلاتے ہیں۔ لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتے ہیں۔ لیکن اصل مبدا سورج ہی ہے۔ خواہ روحانی ہو یا جسمانی۔

آج کے دور میں روحانی سورج سے روشنی حاصل کرنے والا ایک چاند بھی ہے اور وہ بھی چودھویں رات کا جو چودھویں صدی میں طلوع ہوا۔ (جبکہ چاند ایک ہی ہے۔ اور ستارے بہت سارے) اور وہ ہے ''حضرت میرزا غلام احمد قادیانی'' جس نے اپنے روحانی سورج سے اکمل طور پر روشنی پائی اور اکمل طور پر اپنے آپ کو منور کیا۔ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی روشنی دی اور منور کیا۔ آج یہ چودھویں کا چاند روحانی دنیائے افق پر بڑی آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے جو کچھ پایا۔ اپنے روحانی سورج سے پایا۔ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں اس ضمن میں آپ نے نظم ونثر عربی اور فارسی کلام میں بہت لکھا اور بہت لکھا۔ جس کی نظیر ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ لیکن خاکسار آپ کی اردو نظم سے صرف چند اشعار ہی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں میں پھندے
پھر کھولے جس نے پھندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

پھر فرماتے ہیں۔

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

پھر فرماتے ہیں

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر ایک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے۔ خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے۔ بدرالدجیٰ یہی ہے
پہلے تو راہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی راہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نما یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے۔ وہ تاج مرسلین ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے۔ سب اس نے کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے۔ میں چیز کیا ہوں۔ بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

مندرجہ بالا اشعار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ چودھویں کے چاند نے بھی سراجاً منیرا یعنی چمکتے ہوئے سورج سے روشنی حاصل کی اور منور ہوا۔ دوسروں کو منور کیا اور کرتا رہے گا اور لوگ صراط مستقیم پاتے رہیں گے۔

روحانی زندگی کی ارتقاء اور نشوونما کے لئے خدا تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً سورج روشن کئے۔ لیکن وہ اپنا کام ختم کرنے کے بعد غروب ہوتے گئے محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو سراجاً منیرا کہا یعنی چمکتا ہوا سورج جو کبھی قیامت تک غروب نہیں ہو گا۔ ہمیشہ روشن رہے گا اور روشن کرتا رہے گا۔ چاند اور ستارے آپ سے روشن ہو گئے۔ روشن ہوئے لیکن آپ کی روشنی نہ ماند ہوئی نہ ہو گی۔ ایسے ہی جیسے مادی سورج سے مادی چاند اور ستارے روشن ہوئے۔ پس معلوم ہوا انبیاء کی بعثت کے ساتھ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ نور اور روشنی نازل فرماتا ہے اور بنی نوع انسان اپنے اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق اس نور سے اپنے آپ کو منور کرتے ہیں اور نور کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور جتنا جتنا نور وہ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اس کے مطابق ہی وہ مدارج پاتے ہیں۔ اولیاء اللہ ائمہ کرام، مجددین، وغیرہ وغیرہ، اسی نور سے منور ہوئے۔ لیکن روشنی کا منبع خدا کا فرستادہ اور اس کا خلیفہ ہی ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ اس روشنی، نور کی وجہ سے جو انہوں نے اس منبع سے حاصل کی ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے وجود ملیں گے جن کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے کثرت سے شرف قبولیت بخشا۔ ادھر دعا کی اور ادھر قبولیت کی اطلاع بھی مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے وجودوں پر کثرت سے اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کیں۔ ایسے وجودوں میں سے ایک حضرت مولانا راجیکی صاحب بھی ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ ہی یہی خیال رہا کہ یہ سب کچھ اس نور کی وجہ سے ہے۔ جو روحانی سورج اور چاند سے ہم نے حاصل کیا ہے یا کر رہے ہیں۔ ہمارے عمل وغیرہ کا اس میں کوئی دخل نہیں اور ایسا سوچنے والے اور عمل کرنے والے ہی کامیاب رہے اور کامیاب رہیں گے۔ لیکن بعض وجود ایسے بھی حضرت مسیح موعود کے دور

باقی صفحہ 6 پر

ہومیوڈاکٹر مکرم نذیر احمد مظہر صاحب

موسم گرما کے بیشتر عوارض سے تحفظ و علاج

موسم گرما کے بیشتر عوارض

کا علاج

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ سب سے بہتر علاج وہ ہے جو غذا کے ذریعہ کیا جائے۔ غذا کا گہرا اثر نہ صرف جسم پر بلکہ روح پر بھی پڑتا ہے۔ مناسب غذاؤں سے جسم کی صحیح پرورش و مضبوطی وابستہ ہے۔ امراض کے حملہ کے مقابلہ کے لئے جسم قوی تر ہو جاتا ہے۔ مناسب غذائیں نہ صرف امراض سے تحفظ فراہم کرتی ہیں بلکہ امراض کے حملہ کی صورت میں ان کی بدولت بہترین علاج بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ آج ہم موسم گرما کے بیشتر عوارض سے تحفظ و علاج کے لئے ایک مفید خوش ذائقہ مشروب کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ مشروب املی و آلو بخارے کا آب زلال (نتھرا ہوا پانی) ہے، جو ذائقہ میں ترش اور مزاج و تاثیر کے لحاظ سے سرد ہے۔

مقدار اشیاء

املی بیس تا پچاس گرام۔ آلو بخارا پندرہ تا تیس دانہ۔

ترکیب و استعمال

رات کو یا 5,4 گھنٹے پہلے پانی میں بھگو دیں اور آب زلال حسب پسند چینی یا نمک یا دونوں ڈال کر اور برف سے ٹھنڈا کر کے پیئیں پانی کتنا ہونا چاہئے۔ یہ ہر شخص کی پسند و مرضی پر منحصر ہے۔ جو جس قدر ترشی پسند کرتا ہے اس کے مطابق پانی کی مقدار کم و بیش کر سکتا ہے۔ املی کو تنہا یا دونوں کو اکٹھا بھگو دیتے ہیں۔ اکٹھا بھگونے کی صورت میں مقدار میں نصف یا اس سے کم کر سکتے ہیں، لیکن ان کو بھگونے کے بعد زیادہ ملنا ذائقہ کو خراب کر دیتا ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ املی کے برخلاف آلو بخارا باوجود ترش ہونے کے گلے کے لئے مضر نہیں ہے۔

فوائد

موسم گرما میں اور بالخصوص گرم مزاجوں کے لئے حد درجہ نافع ہے۔ گرمی کی علامات کے ازالہ کے لئے مثلاً سر کی چوٹی ہاتھ پاؤں اور جسم کی جلن، منہ کا ذائقہ تلخ ہونا بھوک نہ لگنا، معدہ میں گرمی و جلن سوزش، گھبراہٹ، بے چینی، پیاس کی شدت، منہ کی خشکی، پیشاب کی رنگت کا زرد ہونا اور جل کر آنا انتڑیوں کی خشکی جسم کی رنگت کی زردی دوران سر بوجھ گرمی و خفقان (دل کا تیز دھڑکنا) نزلہ زکام، سردرد، کھانسی اور بخار وغیرہ کے لیے مفید ہے۔

قدرے تفصیل یہ ہے کہ خون کے جوش کو بٹھاتا ہے۔ خصوصاً جلدی امراض کے مادہ فاسد کو خارج کرتا ہے۔ موسم گرما میں لو لگنا و گرمی کے بخار نئے و پرانے سب میں مفید ہے وبائی امراض کے زہروں کا ازالہ کرتا ہے ہیضہ میں مفید ہے اور کثرت اسہال کے نتیجہ میں لاحق ہونے والی پانی کی کمی دور کرتا ہے غلیظ مادوں کو قابل اخراج بنا کر انتڑیوں اور گردوں کی راہ سے خارج کرتا ہے خفقان (دل کی دھڑکن) میں تخم ریحان ملا کر استعمال کرنے سے بہت فائدہ کرتا ہے، دائمی قبض میں اسپغول سالم یا چھلکا اسپغول ملا کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے جمے ہوئے بلغمی و دیگر مادوں کو قابل اخراج بنا کر خارج کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کی پیاس بجھاتا ہے تاہم ضروری ہے کہ ساتھ چینی کا استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے مفید ہے مگر نمک سے پرہیز لازم ہے۔ طبیعت کا چڑچڑا پن اور غصہ کی زیادتی کو روکتا ہے۔ ہائی کولیسٹرول و خون کے گاڑھا پن کا ازالہ کرتا ہے۔

غیر مفید اثرات

سرد مزاجوں کو نقصان دیتا ہے۔ بالخصوص ریاحی و بلغم مزاجوں اور بوڑھے لوگوں کے لئے مضر ہے۔ جوڑوں میں درد پیدا کرتا ہے زیادہ ترشی کے سبب خراش پیدا کرتا ہے۔ سرد مزاج لوگ آب زلال کو بلحاظ موسم بغیر برف یا پھر نیم گرم کر کے پی سکتے ہیں۔ اس کے استعمال کا بہترین زمانہ گرما کا وہ موسم ہے جب گرم و خشک لوئیں چلتی ہیں۔ برسات کے موسم میں اس کا کثرت استعمال مرطوب مزاج لوگوں کے لئے مضر ہوسکتا ہے صفراوی اور گرم مزاج اپنی طبیعت کے مطابق کسی بھی موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔

مکرم محمد شفیع خان صاحب

احمدی کردار اور غیرت ایمانی

قیام پاکستان کے بعد میرے نانا جان مولوی غلام رسول صاحب افغان اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ مع اہل و عیال ننکانہ صاحب آ گئے۔ یہاں مولوی غلام رسول صاحب نے دودھ کی دکان بنالی جبکہ عائشہ پٹھانی صاحبہ نے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ حسب سابق پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

مولوی غلام رسول خان صاحب شہر کے مضافات سے خود دودھ لاتے اور دکان پر لا کر فروخت کر دیتے تھے۔ آپ زبردست داعی الی اللہ تھے اس لئے جلد ہی مشہور ہو گئے کہ اس شہر میں قادیانی کی دکان سے دودھ خالص ملتا ہے۔ چنانچہ صبح شام دونوں وقت دودھ دکان پر آتے ہی بک جاتا جو گاہک دیر سے آتے وہ بغیر دودھ کے واپس لوٹ جاتے۔

ایک روز ایک شخص ان کی دکان پر آیا کہنے لگا۔ میں جو دودھ آپ سے لے کر گیا ہوں وہ آپ واپس کر لیں۔ آپ نے خاموشی کے ساتھ دودھ اپنے برتن میں انڈیل کر اس کا برتن واپس کر دیا۔

اگلے روز پھر وہ شخص دودھ لینے آیا کہنے لگا کل میں نے دودھ اس لئے واپس کیا تھا کہ میرے صاحب نے مجھے کہا تھا کہ جاؤ قادیانی کا دودھ واپس کر کے آؤ اور خبردار آئندہ اگر تم قادیانی کی دکان سے دودھ لے کر آئے۔ میں نے آپ کا دودھ واپس کر دیا اور دودھ ایک دوسری دکان سے لے گیا۔ آج صبح مجھے بیگم صاحبہ نے بلایا اور کہا یہ تم کل پانی جیسا دودھ کہاں سے لے آئے تھے۔ میں نے بیگم صاحبہ کو بتایا کہ صاحب مجھ پر بہت بگڑے تھے کہ تم قادیانی کی دکان سے کیوں دودھ لے کر آئے ہو۔ جاؤ واپس کر کے آؤ۔ چنانچہ میں واپس کر کے دوسری دکان سے دودھ لے آیا تھا۔ اس پر بیگم صاحبہ نے کہا صاحب کو تو میں سنبھال لوں گی تم جاؤ قادیانی کی دکان سے ہی دودھ لے کر آؤ۔ اس لئے میں آج پھر آپ سے دودھ لینے آیا ہوں۔ مولوی غلام رسول خان صاحب کا چہرہ اس شخص کی بات سن کر غیرت سے سرخ ہو گیا۔ فرمایا اپنے صاحب اور بیگم صاحبہ سے کہہ دو کہ میں بھی قادیانی ہوں اور میرا دودھ بھی قادیانی ہے۔ تم کو اب میں کبھی دودھ نہیں دوں گا۔ (ان دنوں ننکانہ صاحب شیخوپورہ کی تحصیل تھی اور یہ ملازم جو دودھ لینے آیا تھا یہ اسسٹنٹ کمشنر ننکانہ صاحب کا ملازم/اردلی تھا)۔

بقیہ صفحہ 5 جب سورج طلوع ہوتا ہے

میں ہوئے جنہوں نے روشنی تو انہی وجودوں سے حاصل کی۔ لیکن تکبر اور نخوت کی وجہ سے وہ یہ سمجھے کہ یہ سب کچھ ہمارے اپنے ہی عمل کا نتیجہ ہے۔ بعض تو مقابل پہ کھڑے ہوئے۔ لیکن سب ناکام و نامراد ہوئے۔ جس کی بہت سے مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ اس طرح انہوں نے عملاً روحانی سورج اور چاند کی روشنی کا ماند کرنے کی کوشش کی اور وہ نہ ہوئی بلکہ الٹا ان کا اپنا وجود ہی مٹ گیا۔

اس امر سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے۔ کہ کبھی بھی خداتعالیٰ کے فرستادہ اور پھر اس کے خلیفہ کے مقابل پر کھڑے نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیشہ اس کی اطاعت میں ہی رہنا چاہئے اور دعا کرتے رہنا چاہئے ورنہ ناکامی و نامرادی ہی مقدر میں رہے گی اور وہ کبھی بھی سورج اور چاند کی روشنی کو ماند نہیں کر سکیں گے۔ صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔ چراغدین جمونی صاحب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود ہی کی زبانی سنئے۔ فرماتے ہیں۔

’’چراغدین ساکن جموں .... جب مخالفوں میں جا ملا تو اس نے صرف گالیوں پر بس نہ کی بلکہ اپنے الہام اور وحی کا بھی دعویٰ کیا اور عام طور پر لوگوں میں شائع کیا کہ خداتعالیٰ کی وحی سے مجھے الہام ہوا ہے کہ یہ شخص یعنی عاجز دجال ہے۔ تب میں نے اپنی کتاب دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء کے صفحہ 23 کے حاشیہ پر وہ الہام شائع کیا جو چراغدین کی نسبت مجھ کو ہوا اور وہ یہ ہے۔ انی اذیب من یریب۔ اور اردو میں اس کی نسبت یہ الہام ہوا میں فنا کر دوں گا۔ میں غارت کر دوں گا۔ میں غضب نازل کروں گا اگر اس نے یعنی چراغدین نے شک کیا اور اس پر یعنی میرے مسیح موعود ہونے پر ایمان نہ لایا اور مامور من اللہ ہونے کے دعوےٰ سے توبہ نہ کی .... اس پیشگوئی سے تین برس بعد چراغدین مر گیا اور غضب اللہ کی بیماری سے یعنی طاعون کی بیماری سے اس کی موت ہوئی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 386)

جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو ستارے تو ویسے ہی غائب (نظر نہیں آتے) ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے سورج کی روشنی کو کیا ماند کرنا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حقیقی نور سے منور کرتا رہے اور اس نور سے ہم فائدہ اٹھانے والے ہوں جو اس نے ہمارے لئے بھیجا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عبداللہ طابو صاحب اور مکرمہ ہومیو ڈاکٹر عطیۃ القدوس صاحبہ فرانس نے اطلاع دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے ایک بیٹی فوزیہ کے بعد مورخہ 25 دسمبر 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فارس احمد عطا فرمایا ہے۔ دونوں بچے بفضل اللہ تعالیٰ تحریک وقف نو میں شامل ہیں اور محترم چوہدری منظور احمد صاحب فاضل مرحوم درویش قادیان کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم دونوں بچوں کو نیک، صالح، خادم دین اور نافع الناس بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم رشید احمد عاصم صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری محبوب احمد صاحب ولد مکرم چوہدری سردار خان صاحب مورخہ 30 مئی 2010ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 86 برس وفات پا گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 31 مئی کو بعد ظہر بیت مبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے 1952ء تا 1983ء خلیفۃ المسیح کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد بھی 1996ء تک حفاظت خاص سے منسلک رہے۔ آپ فرقان فورس کے تحت کشمیر کے محاذ پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ انہیں کئی سال تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں بحیثیت انسٹرکٹر خدمت کی توفیق بھی ملی۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک نواسی کے علاوہ چھ بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب نیوزی لینڈ، خاکسار، مکرم رفیق احمد خالد صاحب صدر جماعت ترکھا گجرات، مکرم اعجاز احمد صاحب نیوزی لینڈ، مکرم نوید احمد عابد صاحب نظارت مال آمد اور مکرم محمود احمد خاں صاحب جرمنی شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کے ساتھ جگہ دے نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان تمام احباب کا شکر گزار ہے جو تعزیت کے لئے خود تشریف لائے یا ٹیلی فون پر اظہار تعزیت کیا خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

مکرم ناصر احمد صاحب ڈرائیور نظارت علیاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مسعود احمد صاحب مبارک ڈرائیور نظارت امور عامہ کا بڑا بیٹا عزیزم باسل احمد مبارک مورخہ 20 جون 2010ء کو بوقت 2 بجے دوپہر لالیاں سے ربوہ موٹر سائیکل پر آتے ہوئے ٹرک کے ساتھ تصادم میں بقضائے الٰہی بعمر 22 سال مولیٰ حقیقی سے جاملا۔ اسی روز بعد نماز عشاء محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد میں قبر تیار ہونے پر دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ عزیزم وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا اور ابھی اس نے ایف اے کا امتحان دیا تھا اور رزلٹ کا انتظار تھا۔ عزیزم حضرت مولوی الٰہی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھا۔ اس غم اور دکھ کے وقت بزرگان جماعت اور بہت سارے احباب جماعت نے گھر تشریف لاکر اور فون کے ذریعہ ہمارے دکھی دل کو ڈھارس بندھائی۔ خاکسار اور جملہ افراد خاندان تمام احباب کے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بے حساب بخش دے اور اپنے پیاروں کے قرب میں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم محمد یعقوب ننگلی صاحب (مرحوم) سابق کاتب الفضل کی بہو اور خاکسار کی چچی جان مکرمہ مسرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم یعقوب شاکر صاحب اب خدا تعالیٰ کے فضل سے حالت پہلے سے بہتر ہے مزید علاج کیلئے جرمنی برلن ہسپتال سے (Bokham) بوخم ہسپتال منتقل کیا گیا ہے احباب جماعت سے محترمہ کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

مکرم برادرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے کمزوری بھی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

14 جولائی 2010ء

12-30 am	عربی سروس
1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	بستان وقف نو
3-05 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع
4-00 am	ریئل ٹاک
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت اور درس ملفوظات
6-05 am	یسرنا القرآن
6-20 am	لقاء مع العرب
7-20 am	عربی سیکھئے
7-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-25 am	گلوبل وارمنگ
9-15 am	سوال وجواب
10-20 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2006ء
11-05 am	تلاوت اور درس حدیث
11-35 am	سفید بادلوں کی سرزمین
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	جماعت احمدیہ کا تعارف
2-05 pm	سوال وجواب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سواحیلی سروس
5-00 pm	تلاوت اور درس حدیث
5-25 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 1985ء
7-05 pm	بنگلہ پروگرام
8-55 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	گلشن وقف نو
10-20 pm	سوال وجواب
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-20 pm	عربی سروس

15 جولائی 2010ء

12-20 am	لقاء مع العرب
1-20 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
2-20 am	گلشن وقف نو
3-20 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
4-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 1985ء
5-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-45 am	تلاوت
5-55 am	یسرنا القرآن
6-10 am	لقاء مع العرب
7-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-30 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
8-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 1985ء
9-40 am	سفید بادلوں کی سرزمین
10-10 am	جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
11-00 am	تلاوت اور درس ملفوظات
11-30 am	ایم۔ٹی اے ورائٹی
12-00 pm	چلڈرن کلاس
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	حضور انور کے ساتھ ملاقات (انگریزی)
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	پشتو سروس
4-45 pm	تلاوت
5-20 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
7-55 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	یسرنا القرآن
9-50 pm	حضور انور کے ساتھ ملاقات پروگرام
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب الیکٹریشن منتظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ چند روز سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مختلف ٹیسٹ وغیرہ کروائے جارہے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد زاہد صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا ودود احمد خاقان بعمر 7 ماہ عرصہ ایک ماہ سے کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

دہشت گردوں کا خلاف کریک ڈاؤن ہو گا وزیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف کریک ڈاؤن ہوگا' پنجاب ہمارا بازو ہے۔ میڈیا سے گفتگو میں رحمٰن ملک کا کہنا تھا کہ پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناءاللہ میاں برادران کے اس موقف کی تائید کرتے ہیں کہ مختلف مسالک کو لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسے کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی حکومت کی ترجیح ہے اس سلسلے میں اقدامات جاری ہیں۔

عالمی امن کیلئے چین کے ساتھ مل کر جدوجہد کریں گے صدر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ چین خطے کے امن واستحکام میں اہم کردار ادا کر رہا ہے جس کے ساتھ مضبوط اور مستحکم تعلقات کا قیام ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول ہے۔ دونوں ممالک اپنے عوام کا مستقبل بہتر بنانے اور عالمی امن واستحکام کیلئے مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گے۔ یہ بات انہوں نے چین کے دورے پر بیجنگ پہنچنے پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔

بجلی کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے متعلق پیپکو، نیپرا اور واپڈا حکام سے وضاحت طلب لاہور ہائیکورٹ نے بجلی کی قیمتوں میں اضافہ اور لوڈشیڈنگ کے خلاف کیس زیر سماعت ہونے کے باوجود بجلی کی قیمتوں میں 7.6 فیصد کے حالیہ اضافہ کے خلاف درخواست پر پیپکو، نیپرا اور واپڈا حکام سے 21 جولائی کو وضاحت طلب کر لی ہے۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف درخواست زیر سماعت ہے لیکن حکومت نے قیمتیں بڑھادیں۔

18ویں ترمیم کے خلاف درخواستوں کی سماعت کا مقصد مشکلات کم کرنا ہے سپریم کورٹ میں 18ویں ترمیم کے خلاف دائر آئینی درخواستوں کی سماعت جاری ہے۔ دوران سماعت چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ 18ویں ترمیم کیس کی سماعت کا مقصد مشکلات کم کرنا ہے، بڑھانا نہیں، ہم ہر چیز تباہ کرنا نہیں چاہتے، نظام بچانا چاہتے ہیں اس لئے سب سے معاونت لے رہے ہیں۔ ججز حلف کے باعث راز رکھنے کے پابند ہوتے ہیں جبکہ حلف نہ اٹھانے والے اٹارنی جنرل معاملات کو کس طرح راز میں رکھ سکتے ہیں۔ آئین کی تشریح عدالت نے ہی کرنی ہے۔

آسٹریلیا کو شکست، پاکستان نے دوسرا T20 بھی جیت لیا پاکستان نے آسٹریلیا کو دوسرے T20 میں بھی 11 رنز سے ہرا کر سیریز 0-2 سے جیت لی۔ پاکستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 9 وکٹوں پر 162 رنز بنائے، کامران اکمل 33 اور محمد عامر 21 رنز ناٹ آؤٹ کے ساتھ نمایاں رہے۔ آسٹریلوی ٹیم آخری اوور میں 151 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔

بقیہ از صفحہ 1

کی ضرورت ہے۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اگر کسی سے بہت بڑا اختلاف کوئی ایسا ہوا ہے جس سے کسی کی نظر میں جماعت کا نظام متاثر ہو سکتا ہے یا جماعت کے لئے کسی طرح بھی وہ نقصان کا باعث ہے تو میرے علم میں وہ بات لے آئیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔ ہر لیول پر اطاعت ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر شکر گزاری کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداران کو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 8 جولائی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

درخواست دعا

28 مئی کو سانحہ لاہور میں زخمی ہونے والے مکرم مرزا نعیم احمد برلاس صاحب اور مکرم محمد جواد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ابھی زخم ٹھیک نہیں ہوئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد شفا دے۔

مکرمہ بشریٰ مبین سید صاحبہ اہلیہ مکرم سید نور مبین شاہ صاحب دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

ہمارا چھوٹا بیٹا عزیزم سید شہر یار احمد شاہ جو کہ U.E.T انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم ہے 28 مئی کے سانحہ میں دارالذکر میں سر میں دستی بم کے شیل لگنے سے زخمی ہو گیا تھا اب بفضل اللہ تعالیٰ روبہ صحت ہے اس کی کامل شفایابی اور صحت کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ موبائل فون

مکرم محمد زبیر صاحب باجوہ کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 6 جولائی 2010ء کو بوقت 9 بجے رات دارالنصر غربی سے سبزی مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک کے درمیان میں خاکسار کا موبائل فون Nokia-3120 کہیں گر گیا ہے۔ جس دوست کو ملے خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزر بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
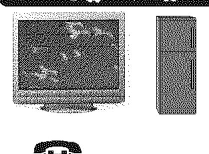
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائر کنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

القاسم سیکیورٹی سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ہماری پہچان ...... آپ کا اعتماد
گورنمنٹ آف پاکستان / پنجاب حکومت سے منظور شدہ
جماعتی اجازت کے ساتھ
ہم پیش کر رہے ہیں آپ کی حفاظت کے لئے قابل اعتماد، مستند، صحت مند اور مہارت رکھنے والے باصلاحیت
سیکیورٹی گارڈز
تعلیمی ادارہ جات، بیوت الذکر، محلہ جات، کاروباری مارکیٹس، گھروں اور دفاتر وغیرہ کی
سیکیورٹی اور انفرادی طور پر باڈی گارڈز رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
ہم آپ کے معیار کے مطابق سروس مہیا کریں گے۔
Head Office
امین ٹاؤن کشمیر روڈ فیصل آباد
فرسٹ فلور ضیا نقیب اسٹیٹ ایجنسی
03336700965
03338985519
03338985520
طالب دعا: نعمان احمد گھمن
Sub Office
فرسٹ فلور مسرور پلازہ
اقصیٰ چوک ربوہ
03336700965
03066700965

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

آزمائشی کمی خون کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

FD-10